ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر محمد صابر
لیکچرار شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
ڈاکٹر رابعہ شاہ
لیکچرار شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
ڈاکٹر محمد الطاف حسین یوسف زئی
صدر شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ ۔

کرنل محمد خان کی نثر پر اقبال کی شاعری کے اثرات

Dr. Muhammad Sabir
Lecturer Department of Urdu, Hazara University Mansehra
Dr. Rabia Shah
Lecturer Department of Urdu, Hazara University Mansehra
Dr. Muhammad Altaf Hussain Yousofzai
Chairman Department of Urdu, Hazara University Mansehra.

The Influence of Allama Iqbal's Poetry on Colonel Muhammad Khan's Prose

This article critically examines the influence of Allama Iqbal's poetry on the prose writings of Colonel Muhammad Khan. After Ghalib, Iqbal was the poet whose works profoundly shaped Khan's literary vision and narrative style. Colonel Muhammad Khan's deep study of Iqbal's poetry is reflected throughout his writings, where he not only adorns his prose with Iqbal's verses but also subtly conveys Iqbal's philosophical message to common readers. His works such as Bajang Aamad, Bisalamat Rawi, Bazm Araiyan, and Badesi Mazah demonstrate a unique fusion of humor, satire, and philosophical depth, enriched by frequent intertextual references to Iqbal. Khan employs Iqbal's poetry not merely as ornamentation but as a powerful rhetorical and aesthetic device that enhances both meaning and literary charm. By weaving Iqbal's verses into his humorous yet

reflective narratives, Khan successfully bridges the gap between complex philosophical thought and accessible popular expression. The study concludes that Iqbal's poetry played a pivotal role in shaping Colonel Muhammad Khan's creative consciousness, giving his prose both intellectual depth and artistic beauty.

Keywords: *Colonel Muhammad Khan, Allama Iqbal, Urdu prose, intertextuality, humor and philosophy, literary aesthetics, poetic influence, Bajang Aamad, Bisalamat Rawi, Bazm Araiyan.*

کرنل محمد خان نے غالبؔ کے بعد جس شاعر کے کلام سے سب سے زیادہ استفادہ کیا وہ علامہ اقبالؔ ہیں۔ انہوں نے کلام اقبال کا وسیع مطالعہ کیا اور ان کے تخلیقی شعور میں علامہ اقبال کے کلام کا بھی اہم کردار ہے۔ان کی تحریروں سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ اقبال سے کس قدر متاثر تھے۔

علامہ اقبال نے چونکہ اپنی شاعری کے ذریعے اردو ادب کو وسیع افکار اور ملی احساس دی۔کرنل محمد خان اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے زمانہ طالب علمی ہی سے اقبال کے گرویدہ ہو گئے۔کرنل محمد خان نے اقبال کی شاعری کا عمیق مطالعہ کیا جس کی جھلک ہمیں ان کی تحریروں میں دکھائی دیتی ہے۔انہوں نے اقبال کے اشعار اور مصرعوں سے نہ صرف اپنی نثر کو خوبصورت بنایا بلکہ وہ پس پردہ اقبال کے پیغام کو بھی عام کرنے کے خواں نظر آتے ہیں۔کرنل محمد خان کی تصنیف بجنگ آمد سے کچھ مثالیں ملاحظہ ہوں:

"رات کو ڈنر پر گئے تو ذکر اس پر نہ تھا کہ ہماری لفٹینی کس مرحلے پر ہے بلکہ یہ کہ ڈرل میں کبھی ناغہ بھی ہوتا ہے یا نہیں کہ اس انکشاف کو مکمل چھٹی ہوتی ہے۔بے اختیار اس کا منہ چومنے کو جی چاہا نیاز میں لشکر کے سجدے تڑپنے لگے اور اللہ تعالی کی بے کراں نعمتوں میں سے اتوار کی تعطیل کا خصوصیت سے احساس ہونے لگا۔اتوار کا انتظار ہم سے زیادہ کسی نے نہ کیا ہو گا ہم اور ہماری تمام تر دعائیں چھٹیوں اور بارش کے لیے وقف ہو گئیں اور لفٹینی کی عنایت کے لیے ہم نے اللہ تعالی کو کبھی مزید زحمت نہ دی"۔ (1)

اقبالؔ:

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزار سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں (2)

"ایکسٹرا اڈرل سے بچنے کے لیے ہسپتال میں داخل ہونے کی بارہا کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ دیسی کھانے کے لیے باورچی کی ہزار منتیں کیں لیکن بدبخت سار نجنٹ کے ڈر سے راضی نہ ہوا۔ جی چاہا کہ اگر سار نجنٹ کو نہیں تو کم از کم باورچی ہی کو قتل کر ڈالیں اس کی ہمت بھی ہوتی تو فرصت کہاں تھی اور آخر ایک روز فرصت ملی تو معلوم ہوا کہ لفٹین ہو گئے ہیں لیکن یہ لفٹینی ہم پر دوسرے دن ہی نازل نہیں ہو گی تھی بلکہ اس کی پیدائش کے لیے ہمیں بیچاری نرگس کی طرح نو مہینے اپنی بے نوری پر رونا پڑا"۔[3]

اقبال:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا[4]

کرنل محمد خان کو یہ ملکہ حاصل ہے کہ وہ وہ سنجیدہ موضوعات میں بھی مزاح کی چاشنی پیدا کر لیتے ہیں درج ذیل مثالیں اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

"یہاں خدا کے کچھ پر اسرار بندے ایسے بھی تھے جنہیں فطرت نے مفت خوری کا لازوال شوق بخشا تھا"۔[5]

اقبال:

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی[6]

"اس موسم میں انگریز پاسبان عقل تنہا ہی نہیں چھوڑتا بلکہ دھوکہ دے کر اسے سمندر میں ڈبو دیتا ہے"۔[7]

اقبال:

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے[8]

"اگر فرمودہ اقبال درست ہے کہ وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ تو یقیناً کیارہ کی کائنات سے بے رنگ تر کوئی جگہ نہ ہو گی کیونکہ وہاں سے نزدیک ترین زن کا کوئی محلے وقوع کوئی سو میل کے فاصلے پر تھا یعنی بغداد

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

میں۔ درمیان میں سر بسر ایک خالص مردانہ صحرا تھا۔لہذا ہمارے بریگیڈ کے افسر اپنے دل کی سپاٹ خاکی دنیا میں تھوڑا سا رنگ بھرنے کے لیے بغداد کی ڈیوٹی کے بہانے ڈھونڈتے یا ایجاد کرتے تو سراسر قابل معافی تھے"۔(9)

اقبال:

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں(10)

" بجنگ آمد" میں کرنل محمد خان نے مزاح اور سنجیدگی کو یوں شیر و شکر کر دیا ہے جیسے دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم ملزوم ہیں کرنل محمد خان کے شاعرانہ اسلوب کی چند مزید مثالیں ملاحظہ ہوں۔

"اسی طرح جہاں انگریزی چھری کانٹے سے کام نہ چلتا ہم آنکھ بچا کر انگلیوں سے ہی بوٹی اچک لیتے گویا انگریزی کھانا اردو میں کھا لیتے۔ بعض حضرات البتہ ایسے بھی تھے جو لفٹین کے احترام میں اوزاروں کی وساطت کے بغیر کوئی چیز حلق سے اتارتے ہی نہ تھے۔ان میں سے کئی ایک کو دیکھا کہ چھری کانٹے لیے پلیٹ میں مٹروں کا تعاقب کر رہے ہیں اور مٹر ہیں کہ ادھر ڈوبے ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے، قصہ مختصر اس کہ ان مومن مٹروں کی کوئی گزند پہنچتا بیرے پلیٹیں اٹھا کر چل دیے اور لفٹین صاحبان اپنا سا منہ اور چھری کانٹا لے کر رہ گئے"۔(11)

اقبال:

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے(12)

"ہم نے بی اماں سے آنکھ بچا کر بچی کو صاف سوالیہ نظروں سے دیکھا اور پرزور غیر تحریری احتجاج کیا۔ جواب میں چھوٹی بی نے فقط انگریزی میں شانے سکیڑے اور آسمان کو تکنے لگی گویا کہتی ہو یہ معرفت کا معاملہ ہے مجھ سے مت پوچھ، اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی، ہم نے ایک لمحے کے لیے من میں ڈوبنا شروع کیا تو چھوٹی بی نے ہماری سادگی پر ایک ہلکا پھلکا قہقہ لگا دیا۔یوں جیسے غلطی سے طبلے پر تھاپ پڑ جائے"۔(13)

اقبال:

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن [14]

" ذرا پوچھیں کہ ہم نے اپنے نیک چچا کے ڈرائیونگ روم میں کیا دیکھا؟ جائے نماز، تسبیح، کیا انہوں نے دیواروں پر اسلامی قطعات لگا رکھے تھے؟ محشر کی جاں گداز بود او لین پرستش نماز بود کیا وہاں الماریاں بھری تھیں جن میں علم و حکمت کے موتی یعنی ہمارے آبا کی کتابیں رکھی تھیں۔ جی نہیں اس کمرے کا نقشہ کسی قدر مختلف تھا سارے فرش پر دیواروں تک ایرانی کالین بچھا ہوا تھا اور کمرے کے عین وسط میں ایک براق چاندنی بچی تھی گاؤں تکیے رکھے تھے اور مرکز میں بلور کے کھلے منہ کی سرائی پڑی تھی جس میں چار نرم و نازک ہاتھ ایک مایا گرا رہے تھے "۔ [15]

اقبال:

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ [16]

کرنل محمد خان نے انتہائی منجھے ہوئے ادیب کی طرح طنز اور مزاح کا سہارا لے کر اقبال کے فرمودات کو قارئین تک پہنچایا۔ وہ اقبال کی فلسفیانہ سوچ اور فکر کو بلاواسطہ قارئین تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ ایسی ہی کچھ مثالیں دیکھیے۔

" کیفیت کچھ ایسی ہی تھی جیسی نظام سکے کی اپنی مختصر سی جلالت مابی کے دور میں ہوئی ہو گی ۔ حالت ذرا نظام سے بھی کچھ پتلی تھی کیونکہ اسے انجام معلوم تھا اور ہمیں اعتبار نہ آتا تھا کہ یہ فالتو احترام واقعی کوئی دیرپا چیز ہے یا کسی وقت یہی مؤدب انسٹرکٹر ایک ہلا کوانہ قہقہ لگا کر ہمیں ثریا سے کھینچ کر زمین پر دے ماریں گے "۔ [17]

اقبال:

گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا [18]

" اگلے روز صبح ہمارا کارواں پھر روانہ ہوا خیفہ سے نکلے تو سائل کے ساتھ ساتھ جنوب کو بڑھے پہلے تیس چالیس میل یہودیوں کے باغیچوں کے تھے جن میں شاداب مالٹے آب و رنگ میں ان یہودی دوشیزاؤں کو شرماتے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

تھے جو ہاتھ ہلا ہلا کر بے شرمائے ہمیں الوداع کہہ رہی تھیں۔ پاس ہی یہودی کاشتکار مشینوں سے صحرا کو گلزار بنا رہے تھے اور ہم فیصلہ نہ کر پا رہے تھے کہ پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار"۔ (19)

اقبال:

پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اودے اودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرہن (20)

کرنل محمد خان نے "بجنگ آمد" کے بعد "بسلامت روی" میں بھی کلام اقبال سے بھرپور استفادہ کیا۔ موقع محل کی مناسبت سے اشعار کو اپنی نثر کی زینت بناتے ہیں۔ یہ کمال فن ہے کہ کرنل محمد خان نے اپنی نثر میں شاعری کا لطف شامل کر دیا ہے جس کی بدولت ان کی نثر کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا ہے۔ "بسلامت روی" میں شعری شعور کی بہترین مثالیں موجود ہیں۔ جن میں سے چند ایک درجہ ذیل ہیں۔

" ناچار ہم نے خشک تولیے سے تیمم کیا پھر بڑھیا ناشتہ لائی تو اتنا قلیل کہ اگر کسی تیتر کے آگے رکھ دیا جاتا تو احتجاجاً بھوک ہڑتال کر دیتا۔ ہم رات کے بھوکے تھے چنانچہ ناشتہ تو کھا لیا لیکن تیتروں کے غائبانہ طعنے مسلسل سنتے رہے کہ اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی وغیرہ وغیرہ لیکن ہم نے کہا اقبال کی بات اور ہے مگر ہم ایسے پیغام تیتروں کی زبانی نہیں سنا کرتے"۔ (21)

اقبال:

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی (22)

" تھوڑی دیر بعد ہیتھ رو ایئرپورٹ پر اترے تو پرانے تعلقات کے باوجود اسے پہچان نہ سکے اور یہ اجنبیت ایئرپورٹ کے درو دالان اور راہ و رسم تک ہی محدود نہ تھی۔ اس کے مزاج میں بھی جو کبھی دوستانہ ہوا کرتا تھا ایک واضح بیگانگی بلکہ مخاصمت سی تھی۔ وہ میر و وفا کے پتلے یعنی کسٹم اور امیگریشن کے کارندے اب بچھو کے ڈنک کی طرح علامت استفہام بنے بیٹھے تھے سارے آنے والوں کے لیے نہیں مقابلے میں اور کالوں میں سے بھی پاک و ہند سے آنے والے مسافروں کے خلاف"۔ (23)

اقبالؔ:

اب وہ الطاف نہیں ہم پہ عنایات نہیں
بات یہ کیا ہے کہ پہلی سی مدارات نہیں (24)

"دل میں کہا خدایا یہ بیماری پاکستان کو کیوں نہیں لگتی۔ ایشیا میں جاپان کے بعد گر اں خواب چینی بھی سنبھل گئے ہیں اللہ کرے اب اگلا نمبر ہمارا ہو۔ حکیم الامت ہمیں بشارت تو کب کی دے چکے ہیں ہر چند کے سحر کے آثار پیدا ہیں تاہم ابھی نور عام ہے نہ ظلمت کے پاؤں ہی میں جنبش آئی ہے۔ بہر حال ہمیں حکیم الامت کے کہے پر اعتبار ہے یہ ظلمت ایک دن ضرور چھٹے گی اور پھر ہم بھی گلے میں کیمرا لٹکا کر سیر کو نکل پڑیں گے"۔(25)

اقبالؔ:

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی (26)

اقبال کی شاعری چونکہ غور و فکر کی شاعری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ فلسفہ و منطق بھی ان کی شاعری کا خاصہ ہے۔ عام قارئین اقبال کے فہم و فلسفہ سے عمومی طور پر استفادہ نہیں کر سکتے مگر کرنل صاحب نے جس خوبصورتی کے ساتھ آسان اور عام فہم انداز میں اقبال کی فکر کو عام قارئین تک پہنچایا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ اس حوالے سے کرنل محمد خان کے شعری اسلوب کے چند اور نمونے دیکھیے:

> " دیکھو میاں میں تین چار کارتوسوں کے ساتھ حریف کو للکارنا عقلمندی نہیں۔ پھر شکست کھاؤ گے اور اس صورت میں اگر گھر لوٹے تو حسب دستور ہم تمہارا استقبال توبروں سے کریں گے۔ تمہاری فارسی گولیاں کچی ہیں انہیں ابھی مت کھیلو اور فارسی امروز کو بھی رسوا نہ کرو۔ چندے اور مشق کرو چنانچہ نالہ تھام کر ہم نے پہلے غسل کیا پھر اطلاق ناہار میں جا کر ناشتہ کیا اور پھر تازہ دم ہو کر اپنے آپ کو سیر تہران کے لیے تیار اور مشتاق پایا"۔(27)

اقبالؔ:

نالہ ہے بلبل شوریدہ ترا خام ابھی
اپنے سینے میں اسے اور زرا تھام ابھی (۲۸)

"روحی کے کلام کا ہم پر اثر ہونے لگا۔ روی فقط آواز سہی لیکن آواز تو بلبل کی تھی۔ ہم نے چپکے سے جمال کو کہا کہ میاں شادی نہ سہی اسے جھوٹ موٹ ہی دل تو پیش کر دو۔ لیکن جمال کہ دلبران تہران کے سہ سالہ خوابوں کا تجربہ رکھتا تھا، جادو کا گھیرا توڑتے ہوئے بولا گویا بدیہ دل پیش کرنے کے بجائے جمال کہ رہا تھا کہ بل پیش کیجیے۔ چنانچہ بل آیا ادا ہوا اور ہم تہران کے اگلے مرحلے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے"۔(29)

اقبال:

کر بلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز ہے، طاؤس فقط رنگ(30)

"وہ کی سیدھ میں دیکھا تو ایک غیر پاکستانی ایئر لائن کے دفتر کے کونے میں پی آئی اے کی پھٹیچڑ سی پھٹی لٹک رہی تھی۔ یوں جیسے انٹر کان والے اپنے ریستوران کے کونے میں کسی کو چھابڑی لگانے کی اجازت دے دیں۔ بڑا صدمہ ہوا جی چاہا کوئی پی آئی اے کارکن ملے تو شکوہ و فریاد کر کے صدمہ ہلکا کریں۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ پی آئی اے کی پھٹی کے نیچے ایک پاکستانی ایئر ہوسٹس کھڑی ہے۔ تیزی سے اس کو یہ کہنے کو لپکے کہ محترمہ خوگر حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے اور اسلام علیکم سے ابتدائے کلام کی"۔(31)

اقبال:

اے خدا شکوہ ارباب وفا بھی سن لے
خوگر حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے(32)

"کہتا ہے جیسے وہ دو بیون بندر ایک دوسرے پر از راہ شفقت دانت نکال رہے ہوں۔ یہ تو بڑی ہولناک سی تشبیہ ہے۔ ہم نے چونک کر کہا۔ بولا جبھی تو میں ایسے گھروں سے پرہیز کرتا ہوں۔ جب تک گھر میں ۔۔۔ یعنی کسی دوسرے کے گھر میں۔۔ تھوڑی سی عدم مساوات نہ ہو، زندگی میں شگفتگی نہیں آتی۔ یعنی ایسی برخوردارانہ فضا میں نہ خوباں سے چھیڑ چل سکتی ہے نہ پاسبان عقل کو دھکا دیا جا سکتا ہے اور ہاں نوٹ کر لو یہ گا نہیں بول رہا، غالب اور اقبال بول رہے ہیں"۔(33)

اقبال:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے(34)

کرنل محمد خان نے اقبال کی شاعری سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان کے اشعار کو اپنی نثر میں شامل کیا۔ اشعار کے استعمال سے جہاں کرنل صاحب کی تحریروں میں حسن پیدا ہوا وہاں اسلوب کی خوبصورتی میں بے پناہ اضافہ ہوا اور یوں ان کی تحریریں ہر خاص و عام کے لئے مقبول ہوئیں۔ "بزم آرائیاں" کا ایک اقتباس ذیل میں پیش کیا جاتا ہے جس میں کرنل صاحب نے اقبال کے ایک شعر کے مصرعے کو بہت خوبصورت طریقے سے اپنی نثر کا حصہ بنایا ہے ملاحظہ کیجیے۔

"بھئی حیرت اس بات پر ہے کہ تو تم ایک فوجی، لیفٹ رائٹ کرنے والے اور مورچے کھودنے والے۔ اور باتیں کرتے ہو گل زاروں کی اور مہ پاروں کی اور وارداتیں کرتے ہو عشق و مستی کی تمہیں کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسم عشق بازی؟ سر، رہ و رسم عشق بازی کی تھوڑی سی خبر اس لیے ہے کہ یہ خاکسار فوجی ہو کر انسان ہونے سے محروم نہیں ہو گیا"۔(35)

اقبال:

وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ رسم شاہبازی(36)

کرنل محمد خان نے اپنی وسعت نظری اور گہرے مطالعے کی بنا پر اقبال کے کلام کو اپنی نثر کی زینت بنایا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اقبال ایک پیامی شاعر ہیں۔ اس لیے ان کی شاعری کی اہمیت و افادیت سے انکار ممکن نہیں۔ کلام اقبال کی وجہ سے کرنل صاحب کی نثر کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے اور دلچسپی کا عنصر بھی پیدا ہوا ہے۔ "بزم آرائیاں" کا ایک اور اقتباس دیکھیے جس میں کلام اقبال کی اہمیت و افادیت واضح طور پر موجود ہے:

"چار دیواری کا احترام یوں بے سود تھا کہ چار دیواری خالی تھی اور جملہ پردہ نشیناں، بے چار در۔۔۔۔ اور تقریباً بے چولی۔۔۔ سر بازار نکل آتی تھیں۔ یوں تو مجھے چاہیے تھا کہ اس اشتعال کو صبر جمیل کے ساتھ برداشت کرتا اور خاموشی سے دیکھتا گزر جاتا لیکن غلطی مجھ سے یہ ہوئی کہ واپس آکر کچھ لکھ بھی دیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب کسی بد کے ہوئے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

قاری سے بات کروں تو اس کی زبانی معلوم ہوتا ہے جیسے ہر میم کا ستر، جو کبھی مستور نہ تھا، مجھے مخاطب کر کے فریاد کر رہا ہے۔ تو نے یہ کیا غضب کیا۔۔۔" (37)

اقبال:

تو نے یہ کیا غضب کیا مجھ کو بھی فاش کر دیا
میں ہی تو ایک راز تھا سینہ کائنات میں (38)

"بزم آرائیاں" کا ایسا ہی ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو جو کہ نہ صرف شاعری کے لطف سے مزین ہے بلکہ کرنل محمد خان نے اس میں بھرپور مزاح بھی شامل کر دیا ہے:

"ان دنوں کئی نام ور ادیبوں اور نقادوں نے "بجنگ آمد" کی تعریفوں کے اس فیاضی اور فضول خرچی سے پل باندھے تھے اور ہماری خودی کو اس قدر بلند کر ڈالا تھا گویا جج صاحبان ہم سے خود پوچھنے آئیں گے: محمد خان، بتا تیری رضا کیا ہے؟ اوسٹر ہماری فین میل تو گویا مبارک بادوں کی لین ڈوری تھی، چنانچہ دوست، خطوط، اخبار اور رسالے ہاتھ میں اٹھا کر با آواز بلند کہنے لگے، اب ہے کسی کی مجال جو آدم جی انعام ہمارے یار کے قدموں میں نہ ڈال دے بلکہ خود سیٹھ آدم جی بھی چاہے تو نہیں روک سکتا"۔ (39)

اقبال:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے (40)

"بزم آرائیاں" اور "بدیسی مزاح" میں شامل اقبال کے اشعار کی کچھ اور مثالیں دیکھیے:

" ہماری کیا بات ہے۔ بس آپ چغد نہیں۔ بڑی رعایت کی آپ نے ہمیں۔ تو آپ شاہین بننا چاہتے ہیں کیا؟ ہم ہیں ہی شاہین! تو پھر بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں۔ اور اگر یہاں آنا چاہیں تو؟ تو برائے مہربانی یہ خوبصورت اچکن بدل کر آئیں"۔ (41)

اقبال:

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں (42)

"اس کامیابی کے بعد ان کیلئے رضیہ سے شادی میں ایک ہی رکاوٹ تھی اور مولانا نے یہ رکاوٹ برضا ورغبت، پہلے نائی کے ہاتھوں دور کروادی۔ برضاورغبت اس لیے کہ بقول مولوی صاحب ایک دن انہوں نے کانی آنکھ سے رضیہ کو دیکھ لیا تھا اور پھر دل میں عہد کر لیا تھا کہ داڑھی کیا چیز ہے یہ لوح و قلم تیرے ہیں"۔[43]

اقبال:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں[44]

"قبلہ میجر صاحب نے بکمال فراخدلی ہمیں چالیس عورتیں تو بخش دیں۔۔۔ اور بدستور تاج محل کے چوبارے پر بٹھائے رکھا۔ مگر نہ بخشا تو ایک گھونٹ شراب کا جو شراب بھی نہ تھی اور پھر ثریا سے زمین پر محترم میجر نے دے مارا"۔[45]

اقبال:

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا[46]

کرنل محمد خان نے اقبال کی شاعری کا گہرا مطالعہ کیا جس کی جھلک ہمیں ان کی تحریروں میں جگہ جگہ نظر آتی ہے۔ انہوں اشعار اور مصرعوں سے اپنی نثر کو نہ صرف دلکش بنا دیا بلکہ اقبال کے پیغام کو اپنی نثر میں شامل کر کے قارئین تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

کرنل محمد خان نے اقبال کے اشعار اور مصرعوں کو اظہار و ابلاغ کے مؤثر وسیلے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ انہوں نے کلام اقبال سے اپنی نثر کو پرکشش اور خوبصورت بنایا اور ساتھ ہی ساتھ اقبال کے پیغام عام کرنے کی پس پردہ کوشش بھی کی۔ کرنل محمد خان کی تخلیق کے محرکات اور فکر و نظر کے پس منظر میں اقبال کے کلام کو بڑی اہمیت حاصل ہے انہوں نے اپنی تحریروں میں جس طرح اقبال کے اشعار کو برتا وہ اقبال سے گہرے ربط اور وابستگی کا ثبوت ہے۔ وہ اپنے تجربات کی تکمیل اس اعتماد سے کرتے ہیں کہ ان کا تجربہ اظہار کا دلچسپ پیرایہ بن کر سامنے آتا ہے۔

حوالہ جات

۱. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور۔۱۹۶۸ص ۳۳

۲. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، بار دوم، ۱۹۷۵ء ص ۲۷۰

۳. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء، ص ۳۵

۴. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، بار دوم، ۱۹۷۵ء ص ۲۶۸

۵. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء ص ۱۷

۶. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، بار دوم، ۱۹۷۵ء ص ۱۰۵

۷. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء میں ۷۵

۸. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، بار دوم، ۱۹۷۵ء ص ۱۰۸

۹. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء، ص ۱۰۴

۱۰. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، بار دوم، ۱۹۷۵ء، ص ۲۳۵

۱۱. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء، ص ۲۷

۱۲. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، بار دوم، ۱۹۷۵ء، ص ۱۸۰

۱۳. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء ص ۲۱۷

۱۴. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، بار دوم، ۱۹۷۵ء، ص ۱۸۰

۱۵. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء ص ۱۹۵

۱۶. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، بار دوم، ۱۹۷۵ء ص ۱۸۰

۱۷. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء ص ۳۷

۱۸. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، باردوم، ۱۹۷۵ء ص ۱۸۹

۱۹. کرنل محمد خان، بجنگ آمد، مکتبہ اردو ڈائجسٹ، سمن آباد، لاہور، ۱۹۶۸ء، ص ۱۲۵

۲۰. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بال جبریل، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، بار دوم، ۱۹۷۵ء ص ۳۰

۲۱. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۲۰۵

۲۲. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، باردوم ۱۹۷۵ء، ص ۲۴۱

۲۳. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز،لاہور،۱۹۹۲ء ص ۵۱

۲۴. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، بار دوم ۱۹۷۵ء، جس ۲۶۸

۲۵. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز،لاہور،۱۹۹۲ء ص ۱۱۰

۲۶. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز،لاہور، بار دوم ۱۹۷۵ء ص ۱۹۹

۲۷. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز،لاہور،۱۹۹۲ء ص ۶۳

۲۸. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، شیخ غلام علی اینڈ سنز،لاہور، بار دوم ۱۹۷۵ء، ج ۳۱۱

۲۹. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۳۱۴

۳۰. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز،لاہور، بار دوم ۱۹۷۵ء ص ۳۳۲

۳۱. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز،لاہور،۱۹۹۲ء ص ۳۲۶

۳۲. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، بار دوم ۱۹۷۵ء ص ۳۳۲

۳۳. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز،لاہور،۱۹۹۲ء، ص ۸۷

۳۴. علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز،لاہور، بار دوم ۱۹۷۵ء ص ۱۹۷

۳۵. کرنل محمد خان، بسلامت روی، غالب پبلشرز،لاہور،۱۹۹۲ء، ص ۴۹

۳۶. علامہ اقبال، کلیات اقبال، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور،۱۹۷۵ء، ص ۱۹۰

۳۷. کرنل محمد خان، بزم آرائیاں، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد،۲۰۰۷، ص ۱۷۹

۳۸. علامہ اقبال، کلیات اقبال، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور،۱۹۷۵ء، ص ۱۷۹

۳۹. کرنل محمد خان، بزم آرائیاں، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد،۲۰۰۷، ص ۱۸۱

۴۰. علامہ اقبال، کلیات اقبال، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور،۱۹۷۵ء ص ۳۴

۴۱. کرنل محمد خان، بزم آرائیاں، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد،۲۰۰۷، ص ۱۶۵

۴۲. علامہ اقبال، کلیات اقبال، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور،۱۹۷۵ء ص ۸۷

۴۳. کرنل محمد خان، بزم آرائیاں، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد،۲۰۰۷، ص ۲۵

۴۴. علامہ اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور،۱۹۷۵ء ص ۱۲۴

۴۵. کرنل محمد خان، بزم آرائیاں، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد،۲۰۰۷، ص ۲۶

۴۶. علامہ اقبال کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، ۱۹۷۵ء ص ۱۹۸
۴۷. کرنل محمد خان، بزم آرائیاں، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد، ۲۰۰۷، ص ۱۹۲
۴۸. علامہ اقبال، کلیات اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، ۱۹۷۵ء ص ۱۸۹